هو العلی

ہر قوم اپنے شجرہ نسب سے پہچانی جاتی ہے

الحمد للہ والمنۃ کہ ایں تحفہ متبرکہ یعنی

رسالہ

امین التواریخ

برائے افادہ برادری دھیر کے بھٹیاں حسب فرمائش برادری

بہ سعی بلیغ

خادم الفقرا والغربا والمساکین فقیر محمد امین ولی القادری

خلف حضرت مولینا مولوی حمد اللہ مرحوم و مغفور ساکن دیپالپور (ساہیوال)

طبع شد

حامداً و مصلیاً

کچھ اپنی سرگزشت

میں سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت مولینا مولوی حمد اللہ صاحب مرحوم و مغفور گھر موضع سلہانہ تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور پیدا ہوا۔ مجھ سے پہلے میری سوتیلی مرحومہ والدہ صاحبہ کے بطن سے ایک میرا بھائی سردار احمد تھا۔ میرے بعد محمد یٰسین اور اس کے بعد محمد الدین پیدا ہوئے۔ میرے والد بزرگوار نہایت متقی پرہیزگار صوفی منش تھے۔ میرا چھوٹا بھائی محمد یٰسین والد بزرگوار کی زندگی میں اللہ کو پیارا ہو گیا اور میری چار سال کی عمر میں میرے والد بزرگوار کا سایہ میرے سر سے اٹھ گیا۔ اب میں یتیمی کے حالات اور برادری کی بے اعتنائی کو سپرد قرطاس کرنے سے اجتناب کرتا ہوں۔ یتیمی کی حقیقت یتیم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یتیمی کے دوران میرے چچا بزرگوار حضرت مولینا مولوی صدیق محمد صاحب (خدا ان کو غریق رحمت فرمائے) نے ہمارے سر پر دست شفقت رکھا۔ درسی تعلیم ان ہی سے حاصل کی اور پھر کچھ سرکاری مدارس سے تعلیم پائی۔ شعر و شاعری کا بھی شوق رکھا۔ پہلے تخلص فرش تجویز کیا بعد میں شیخ طریقت کے ارشاد کے مطابق ولی تخلص کرتا رہا۔ صوفیائے کرام و اولیائے عظام کی مجالس میں شریک ہوتا رہا اور سندات خلافت حاصل کیں۔ طبیبوں سے بھی سندیں ملیں۔ میرا چھوٹا بھائی محمد الدین مرحوم اپنی اٹھارہ سال کی عمر میں مجھے داغ مفارقت دے گیا۔ اب میں تنہا رہ گیا۔ انقلاب ۱۹۴۷ء سے کچھ عرصہ قبل دیپالپور محلہ گوردیلل نزد دروازہ ملتانی (مغربی) سکونت اختیار کی۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں حضرت قائد اعظم

محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک پر جماعت مسلم لیگ میں شریک ہوا۔ جس کا اب تک حامی ہوں۔ میں تحصیل دیپالپور کا ہیڈ قاضی مقرر ہوا اور عائلی قوانین میں قصبہ دیپالپور کا رجسٹرار ٹھہرا۔ میں اکثر زمانہ مسلم لیگ کا سیکرٹری رہا۔ میرا نصب العین برادری کا اتفاق و اتحاد اور انفرادیت کو قائم رکھنا تھا۔ یہاں تک کہ میں اس کو مذہب کا درجہ دیتا تھا۔

محمد امین ولی

القادری ثم قلندری دیپالپوری

شجرہ نسب ترتیب دینے کا شوق

میری برادری کا شجرہ نسب منتشر حالت میں تھا۔ کچھ حصہ کسی کے پاس تھا تو کچھ کسی کے پاس اور کچھ غائب۔ جس کو ترتیب دینے کی مجھے اس لیے بھی زیادہ خواہش ہوئی کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے (اے لوگو تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہم نے تم کو کنبے اور قبیلے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ تحقیق بہت بزرگ تمہارا۔ اللہ کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے۔ تحقیق اللہ جاننے والا اور خبردار ہے) پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آئت ۱۳ = میں سالہا سال شجرہ کو ترتیب دینے کی دھن میں لگا رہا اور شجرہ نسب ترتیب دیا۔ خوش قسمتی سے مجھے ایک قابل مؤرخ راجپوتاں مولانا مولوی نور محمد عرف نور عالم صاحب ملے۔ جنہوں نے اس مہم کو حل کرنے میں مجھے مدد دی۔ جو یک جا کر کے انہی کے ہاتھ سے مرتب کرایا گیا۔ مجھے اس تگ و دو میں کافی اخراجات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر الحمدللہ واعنہ اس مہم میں کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا۔

آخر میں میں اپنی قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ شجرہ حاصل کرنے کے

بعد اپنے پاس نہایت احتیاط سے رکھیں اور اپنی اپنی تاریخ کو زندہ رکھیں تاکہ آیۂ کریمہ کے منشاء کے مطابق ایک دوسرے کی پہچان میں فرق نہ آنے پائے اور یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے اور نہایت عاجزی انکساری کے ساتھ جملہ ناظرین کرام سے التجا کرتا ہوں کہ وہ خواہ میری کسی کوتاہی کی وجہ یا کسی غلط فہمی کی بنا پر مجھ سے ناراض ہوں تو وہ فی سبیل اللہ مجھے ناراضگی معاف فرما کر مجھے دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔ میں برادری قوم کا ادنیٰ غلام ہوں اور میرے مرجانے کے بعد بھی میری مغفرت کے لیے ہاتھ اٹھائیں۔ والسلام

آخری نصیحت اور وصیّت

زمانہ حال میں اسلام خطرے میں گھرا ہوا ہے۔ مذاہب کے جھگڑوں میں قسما قسم کی موشگافیاں ہو رہی ہیں۔ کہا تو یہ جا رہا ہے کہ اسلام کو ترقی دی جا رہی ہے لیکن بنظر عمیق دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ یہ اختلاف مذاہب اسلام کو تنزلی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اسلام کی روح کو ختم کیا جا رہا ہے۔ بلکہ صحیح اسلام مسلمانوں میں ناپید ہو رہا ہے اور اسلام محض دھڑے بندیوں کا اکھاڑہ بن کر رہ گیا ہے۔ میں جملہ ناظرین کرام سے عموماً اور اپنی اولاد سے خصوصاً یہ نصیحت اور وصیّت کرتا ہوں کہ وہ مذاہب کے جھگڑوں سے اجتناب کریں اور محض مسلمان کہلائیں۔ صوفیائے کرام کا مسلک اختیار کریں۔ اسی میں دینی اور دنیوی فلاح دامان ہے۔ نیز آپس میں اتحاد و یگانگت کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں تاکہ آہنی دیوار کی طرح ہمیشہ قائم و دائم رہیں۔ آمین ثم آمین۔

دعواة بدرگاه برآزنده حاجات

بیا ساقی بده کاسه که نوشم — نه باقی ماند علم و عقل و هوشم
بماندم تا ابد ما بهوش و سرشار — نیابم خبر از تسبیح و زنار
کنم من جان فدا بر یار دلدار — شوم مانند مجنون حال بیزار
بده تو زودتر من مست شویم — نه آنکه راز تو با کس بگویم
تهی دست آمدم رفتم نه خالی — بمن باده بده از بے مثالی
شوم فارغ ز راحت رنج دنیا — نخواهم مثل قارون گنج دنیا

دلی من را بکن از بحر الطاف
ندارم جز تو من امید الطاف

خادم الفقرا والمساکین محمد امین ولی القادری ثم قلندری
مؤلف کتاب هذا

هو العلی

یا اللہ میں بندہ تیرا تیرے در تے آیا
خالی ہتھ نہ موڑیں مینوں توں اے بار خدایا

طفیل حبیب محمدؐ سرور بخشیں قرب سوایا
تاہیں نام حبیب تیرے دا اپنے ساتھ لیایا

میرے ماں پیو خویش قبیلہ تیر دھیاں سارے
اندر دوہاں جہاناں چمکن روشن جیونکر تارے

یا اللہ توں غیراں کولوں میری جان چھڑائیں
ہک اپنے دروازے اُتے میری عمر لنگھائیں

میں کمزور نماناں عاجز غیر اندے ہتھ آیا
کریں خلاصی میری ربا کرکے فضل سوایا

غیر اندی میں پوجا کیتی ہتھ نہیں کجھ آیا
بخشیں ایہہ گناہ خدایا ہن ہیں تیں در آیا

عشق محمدؐ سرور والا دل وچہ چانن لادے
جتھوں ویکھاں اوہو دسے غیر نہ کجھ دسیاوے

دل وچہ درد حقیقی ہووے باقی درد وسنجائیں
بیدرداں تے اوہناں کولوں یارب آپ بچاویں

یا اللہ توں ظاہر باطن اتنا رزق پوچائیں
سورج نوں جیوں چانن دتا چمکے ہر ہر جائیں

مینوں دیہہ توفیق خدایا خدمت کراں عوامی
اپنے ہور پرائے سارے راضی رہن تمامی

امین محمدؐ تائیں مولا کلمے نال لے جائیں
روز حشر دے ساتھ محمدؐ میرا ساتھ رلائیں

ابتدائی مراحل

آدم علیہ السلام اور اس کی زوجہ کا قصہ ایک محاورۃ اور علمی ذکر سے بڑھ کر نہیں۔

دراصل سب سے پہلے مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ النَّارْ۔ ایک آگ کا شعلہ تھا۔ پھر ہوا بن گیا اور پھر پانی کی شکل اختیار کر گیا اور پھر جماد اور پھر خاک بنتا گیا۔ جمادات سے نباتات میں منتقل ہوا اور نباتات سے حیوانات میں اور حیوانات سے انسانات میں بدل گیا۔

انسانات کا طول بیابانی اور بے شعور اور برہنہ اور حیوانوں کی طرح خشکی اور پانی میں بسر اوقات کرتا تھا۔ پانی کے انسانات پانی میں۔ اور خشکی کے انسانات بیابان میں۔ ہوا کے ہوا میں۔ آتشی کرہ کے آتشی کرہ میں رہتے تھے۔ مدت مدید کروڑوں سال اسی طرح رہے۔

ان میں سے بعض کو تمیز آئی اور وہ اپنی شرمگاہوں کو درختوں کے پتوں سے ڈھانپنے لگے اور آہستہ آہستہ بھٹوں۔ غاروں۔ آشیانوں سے جھونپڑے بنا کر رہنے لگے۔ تیروں۔ نیزوں وغیرہ سے شکار کر کے شکم پروری کرتے رہے۔ آخر انسانی ماحول میں ڈھل گیا۔ بستیاں بسائیں اور مرکز میں شہر بسائے۔ مدت مدید کے بعد جبکہ انسان عقل مند بن گیا تو آدمیوں نے سمجھا کہ ہمارا موجد آدم حوا ہوں گے۔ آرین نسل کہلاتے تھے۔ اپنے موجد کو شِو تسلیم کیا۔

تو معلوم ہوا کہ ابتدا سے سلسلہ وار یکے بعد دیگرے مہذب ہوئے اور وہی موجد مورث اعلیٰ قرار دیئے۔

جبکہ کوئی تہذیب ہی نہ تھی اور مہذب کوئی نہ تھا تو اتنے طویل عرصے کا شجرہ نسب اور [illegible] ہے۔ خیالی پلاؤ قدیم شجرے

تراشے گئے اور مختصر اور منین بھی مختصر بنائے گئے۔ ایک سو چالیس فرعون یکے بعد دیگرے مصر کے والی ہوئے۔ جن کا لقب فرعون تھا۔ اٹھارہویں خاندان میں ہاؤطین فامن تین ہزار برس قبل مسیح میں ہوا ہے اور نیسیؔ خاندان فراعنہ ہوئے ہیں۔ جن کا آخری فرعون، موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ہوا ہے اور اگر فی خاندان ایک سو برس بھی رہا ہو تو بھی تین ہزار برس میں فراعنہ کا عہد گزرا۔ مؤرخین نے آدم علیہ السلام سے فرعون تک موسیٰ علیہ السلام کا شجرہ موسیٰ[2] بن عمران بن ناہث[3] بن لاوی[4] بن یعقوب[5] بن اسحاق[6] بن ابراہیم[7] بن تارخ[8] بن ناحور[9] بن شاروگ[10] بن ارعو[11] بن فانع[12] بن عابر[13] بن شالخ[14] بن قینان[15] بن ارفکشد[16] بن شام[17] بن نوح[18] بن مالک[19] بن اخنوک[20] بن نارد[21] بن مہل[22] ابل بن مشراب[23] بن قینان[24] بن انوش بن شیث[25] بن آدم[26]۔

سب سے اوّل مصر آباد ہوا اور پھر ایران آباد ہوا۔ ایران کے بعد باقی تمام ملک آباد ہوئے۔ تو آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک شجرہ مشتبہ ہے۔ نوح علیہ السلام کے تین فرزند ہوئے۔ سام، یافث، حام۔ سام کے چار فرزند ہوئے۔ اسود، ارفکشد، ارم، لود۔ اسود سیاہ نام کے چار فرزند ہوئے۔ آریا، نبیط، جرموق یا سل۔ جرموق کی اولاد نے بابل بسایا۔ مصری فرعون اور بابل والے نمرود کہلائے۔ انہیں میں سے نینوی نے شہر نینوی کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے فرزند آشور نے بیل کی پرستش کو رواج دیا۔ آشوری کہلائے۔ ارم کی اولاد ارامی کہلائے۔ جن کی اولاد عدن میں پھلی پھولی جن میں سے شداد، ہراد خدا کہلائے۔

آریا کے تین فرزند ہوئے۔ اتر منی[3]، کام ریشی، اخفر ہوئے۔ اولاد کام ریشی مشر اور برہمن پنڈت ہوئے۔ اتر منی کی اولاد آریہ کہلائی۔ جس کے تین فرزند ارجمند ہوئے۔ آرلیس، اترنگ، اردواج شیاہ۔ آرلیس کی اولاد سے سورج بنسی، رگھ بنسی، آگ بنسی، ریشی بنسی ہوئے۔ عربی دہی

رشی عابد رتاض ہیں۔

انترش کے سمدر[5] اور سمدر کے برہسپت[6] ہوا۔ برہسپت کے فرزند اندسوم[7] ہوا۔ جس کو چندرماں بھی کہتے تھے۔ چندرماں سے چندر بنسی خاندان موسوم ہوا۔

نوٹ :۔ سورج بنسی خاندان چتوڑ، جے پور، جودھ پور، بیکانیر، کشن گڑھ اتلام ہوئے۔ جودھ پور کے راٹھور خاندان کی چھوٹی شاخ کھوکھر ہوئے۔ بحوالہ تاریخ مظہر نور عالم۔

چندر کی اولاد چندر بنسی کہلائی۔ چندر کے والد برہسپت سے برہسپت وار کی ابتداء ہوئی اور سوم سے سوموار کی ابتداء ہوئی۔ اسی طرح سوموار، منگلوار، بدھوار، ویروار (برہسپت وار) گشکر وار، سنیچر وار، ریوار۔ برہسپت وار عرف دیروار۔ وہی ہم نے کچھ اس میں ملا کر یعنی یہودیوں نے ہفتہ عیسائیوں نے اتوار۔ مسلمانوں نے جمعرات۔ جمعہ تبدیل کر لئے ہیں۔ مگر سابقاً مذکورہ بالا ہی تھے۔ جن کا قدیم ہندی کتبہ جات سے تصدیق ہوتی ہے۔ چندر سوم کا فرزند بدھ[8] ہوا۔ جو کیشو کی عزت ترجمے کا راجہ ہوا۔ بدھ کا فرزند پرورداد[9] ہوا۔ پرورداد کے اور بھی بھائی اتکل، گیا، برنا شور ہوئے۔ گیا کے نام سے بہار میں گیا جی ہندوؤں کا بڑا تیرتھ مشہور ہے۔

پرورداد[9] کے سات فرزند ہوئے۔ آیو[1]۔ آبایو۔ بسایو[3]۔ شرتایو۔ ایرایو[5]۔ بنایو[6] شتایو۔

پرورداد[9] کے بعد آیو[10] تاجدار ہوا۔ مشر عرف مصر کے بادشاہ شور بھانو کی لڑکی پربھا کے ساتھ شادی کی۔ جن سے سات فرزند ہوئے۔ نہش۔ رجی۔ تھان رتھ بیر۔ برہد شریا۔ رہنیا گیہ۔ انیساں۔ آیو کے بعد نہش تخت و تاج کا مالک ہوا۔ رجی کی اولاد اہل چین ہیں۔ بحوالہ نگینہ رام پرمار۔

نہش[11] ترکستان پر حکمران رہا ہے۔ ناگوں کے انشی خاندان اس کے ماتحت تھے۔ اس کے چھ فرزند ہوئے۔

نیتیاتی[12] عرف ججاتی۔ یا ججات۔ یہی یومن ہے۔ اسی نے یونان کو آباد کیا۔

اس کی بھی شادی مصر میں ہوئی۔ بارات ہوائی جہاز میں گئی تھی۔ اس کا دارالریاست پرتشٹھان پور تھا۔

راجہ یُییاتی کے رانی سے پُورو۔ یادُو۔ اَکو ہوئے۔ وزیرزادیوں سے دَرہیو۔ تربسُو ہوئے۔

پُورگو نے اپنے نام پر ہندوستان میں پُوریاگ پُوریاگ پُور شہر بسایا جس کو اب الہ آباد کہتے ہیں۔ ہندوؤں کا بہت بڑا تیرتھ ہے۔ ایشیائے کوچک مصر۔ ایران سے ہندوستان۔ امریکہ۔ افریقہ۔ تمام کے تمام آرین ہی تھے۔ لب ولہجہ پہر لوہ بدلنے پہ ایک دوسرے سے دُور ہو کر ایک دوسرے کے بیگانے ہوئے۔ مغل۔ مونگ منگل ترک۔ تتار۔ پٹھان سب کے سب چندر بنسی ہی ہیں۔ ترکستان۔ تبت۔ مغربی پنجاب۔ الہ آباد تک چندر بنسی ہی تھے۔ اندو سے ہی اندوستان ہندوستان موسوم ہوا۔

یہ سورج کے نواسے مالک ومختار مغربی پنجاب اور تبت کے تھے۔ آریہ نے مشرقی ایشیا میں ہرکانیہ۔ پارتھیا۔ آریہ۔ خورآسمیاں۔ سغد بانا۔ بخارا۔ سیوستان۔ گندارِیہ۔ ساتہ گریہ۔ بشوتی عرف تبت۔ یری کا تا۔ اتھوپیا اور وسط حصہ فارس میں۔ سُوسَان۔ بابلون۔ آرِیہ میدیہ۔ ساحل بحیرہ کیسپین۔ آر ساحل۔ سگارتیا اور مغربی ایشیا میں پیونیا۔ تھریتاتا۔ ایشیائے کوچک آرمینیا۔ اہریا۔ سُوریا۔ فونیشیا فلسطین۔ مِشر عرف مِصر۔ ننتر نیکا انہی وسیع سلطنتوں سے آریہ قوم کی عظمت کا یقین ہوتا ہے۔ کہ قدیم الایام سے یہی موحد دنیا ہے جس کی ہی تمام دنیا میں شاخیں ہیں۔

پارو سے پارتھ اور پارتھین وہی پاردستھین۔ وہی پارسی فارسی۔ سیتھیا کہلائے۔ سیتھیا قوم دریائے آمو وسط ایشیا میں حکمران تھی۔ قدیم میں ان کی آبادی بحر اسود کے شمال اور بحر اخضر کے مشرق میں تھی۔ سورج اور چاند کی پرستش کرتے تھے۔ مصر سے قفقازیہ۔ ایران۔ جزائر ہائے سمندر اور ہندوستان۔ عرب۔ شام

افریقہ میں پھیل گئے۔

پورو کی اولاد ہستنا پور۔ دہلی کی فرمانروا ہوئی۔ کورو اور پانڈواں کی جنگ ہوئی۔ انہی میں سے تنور ہوئے۔ جو مدت تک دہلی کے تاجدار رہے۔ دریں اثنا راجہ بکرماجیت پنوار چکروارتی شہنشاہ ادینہ نے تمام راجاؤں کو خراجگزار کر کے سمت بکرمی کی بنیاد رکھی۔ ببر بیتال نے سوٹا کہا ہے۔

گڑھ ہے گڑھ ہے تنور بڑا سا کے بڑا ئیتھلہ
گلی بڑی جو بان کی اور سب لار لار
ببر بیتال کہے سن بکرماجیت گل بکھار

سب سے اول پورو نے ہی ہندوستان کے مرکز میں پورویاگ آباد کر کے اور پھر دلیپ نے دہلی آباد کر کے تخت پر رونق فرمائی۔

بکرماجیت پنوار نے روم۔ شام۔ ترکستان اور ہندوستان کے کل ۶۵۰ راجگان کو مطیع و فرماں بردار کر کے خطاب شہنشاہ ادینہ کا پایا۔ اور سمت بکرمی کی بنیاد رکھی اور مرکز بجائے دہلی کے اوجین قائم کیا۔ آٹھ سو سال کے بعد راجہ رام پنوار والی تنگانہ نے پھر دہلی کو مرکز بنایا۔ اس کے بعد تنور دہلی کے حقدار بنائے گئے اور جمہور قائم کیا۔

اس وقت ۳۶ اقوام راجپوت برسر اقتدار تھی۔ جہاں سے شاہی خاندان راجپوت شمار ہوا۔

(۱۳) یادو

پورو کا دوسرا بھائی یادو تھا۔ جس کی اولاد یادو بنسی کہلائی۔ یادو کے پانچ فرزند ہوئے۔ کردشٹ۔ سہسرد۔ پیوده۔ نیل۔ انجک۔ تبت سے ترکستان۔ یونان میں پھیل گئے۔ آلو ایک دریا ہے۔ جو جیحون کے نام سے نامزد ہے۔ یہ دریا ایران اور توران کے درمیان واقعہ ہے۔ یہی دریا آکسس کہلاتا ہے۔ چندر کی اولاد پہلے ہنگری میں آباد تھی۔ پھر

کارنامہ راجپوتاں مولوی نجم الغنی رامپوری صفحہ ۲۷۵

جزائر ہائے سمندر۔ ترکستان۔ چین۔ ہندوستان میں پھیل گئی۔

(۱۴) پیودہ کے چار فرزندوں سے جاٹ اور سواہی خاندان ہوئے یہی جاٹ دوسری صدی بکرمی میں ٹیکسلا۔ سرکپ۔ سرسکھ اور آہستہ آہستہ کشمیر پر قابض ہوئے

یادو کا پوتا برجنوان[۱۵] اور اس کا سواہی[۱۶] اور اس کا اٹھنگ[۱۷] اور اس کا چترتھ[۱۸] ہوا اور اس کا ششبندو[۱۹] اور اس کا سروپ رتھ[۲۰] اور اس کا سویکا[۲۱] اور اس کا دوکشن[۲۲] اور اس کا شینو[۲۳]۔ اور اس کا مورت[۲۴] اور اس کا کوتل[۲۵]۔ اور اس کا ست پرکشوتی[۲۶] اور اس کا رُکم تج[۲۷] اور اس کا پراجت[۲۸] اور اس کے پانچ بیٹے ہوئے۔ جیامگھ[۲۹]۔ پالت۔ ہری۔ پرتھو۔ رُوکیشو۔

جیامگھ کا کرتنک[۳۰] اور اس کے بھائیوں کی اولاد ترکستان۔ سیوستان۔ بلوچستان میں پھیل گئی۔

(۳۰) کرتنک کا کرتہ[۳۱]۔ اور اس کا دلورات[۳۲] اور اس کا دلوچھتر[۳۳]۔ اور اس کا مادہو[۳۴]۔ اور اس کا ورہدشو[۳۵]۔ اور اس کا پردھنوان[۳۶] اور اس کا ستوان[۳۷] اور اس کا اندک[۳۸]۔ اور اس کا بھج[۳۹]۔ اور اس کا پرتھوک[۴۰] اور اس کا چترتھ[۴۱] اور اس کا بدرتھ[۴۲]۔ اور اس کا شورشین[۴۳] اور اس کا بھونج مان[۴۴] اور اس کا شینی[۴۵] اور اس کا بھوبج[۴۶] اور اس کا راوک[۴۷] اور اس کا اکبر فرزند دیو نمید[۴۸] یہی میڈیا سلطنت کا بانی یونان میں تھا اور اسی کی اولاد ذوالقرنین سے جنگ آزما ہوئی۔ اور اس کا شورشین[۴۹] ہوا۔ اور اس کا باسدیو[۵۰] ہوا۔

باسدیو کے دو فرزند کرشن اور بلرام۔ بلرام کی اولاد تبت میں رہی اور کرشن[۵۱] جی نے کنس سے دوارکا پوری کا رواج لے لیا اور حکمران ہوا۔ شری کرشن مہاراج کے پانچ فرزند ہوئے۔ گد۔ پردیومن[۵۲]۔ شامب۔ لشٹ۔ چاردیش۔

پردیومن کے بجر[۵۳] ناتھ اور اس کے نابھ[۵۴] اور اس کے پرتھی باہو[۵۵] اور اس کے اگرشین[۵۶] اور اس کے شورشین[۵۷] اور اس کے سکھشین[۵۸] اور اس کے سوباہو[۵۹] اور اس کے راجکمار[۶۰] اور اس کے رگھ[۶۱] اور اس کے راج سین[۶۲] اور اس کے بہتاپ باہو[۶۳] اور اس کے آدت باہو[۶۴] اور اس کے باہوبل[۶۵] اور اس کے سُبھدیو[۶۶]۔ اور اس کے دیوورت[۶۷] اور اس

کے برتی ہا ہوا اور اس کے [illegible] اور اس کے مریادیتی اور اس کے سریت سین
اور اس کے شورسین اور [illegible] سین اور اس کے اپراجیت اور اس کے
اوکت سین اور اس کے [illegible] کے بدھ جیت ورن۔ اور اس کے کیونی سین
اور اس کے بھگوان سین [illegible] بندھ تہ سین اور اس کے بکرم سین۔ اور اس
کے بدھ سین۔ اور اس کے [illegible] پال اور اس کے بجت پال اور اس کے [illegible] پال
اور اس کے رکم سین۔ اور اس کے [illegible] سین جس سے ہنوار خاندان نے لاہور
بھین لیا۔ اور اس کے [illegible] کے سریت سین اور اس کے برت سین
اور اس کے رام سین اور اس کے [illegible] ہوا۔ اور اس سے دیوشہاشے۔ اور اس
سے شنکر دیو اور اس سے [illegible] سے پرتاپ سین اور اس سے بھٹ سین
ہوا۔ اور اس سے بھیم سین اور اس [illegible] سین اور اس سے جگسو پانی۔ اور
اس سے ابھے رشی۔ اور اس [illegible]۔ اور اس سے مولراج۔ اور اس سے
راتھ دیو۔ اور اس سے تت [illegible] سے دیونند اور اس سے بھوپ۔ او
اس سے بدھ سین ہوا اور [illegible] بتالس اور اس سے پرتاب سین اور اس
سے موہن پال اور اس [illegible] اس سے آل بھان اور اس سے بیر سین
اور اس سے سیھو سین [illegible] جرت سین۔ اور اس سے گنبھوہ۔ اور
اس سے جگت مال جس نے [illegible] آکر لاہور کو فتح کیا۔ اس کا بھیم سین
اس کا تیج پال اس کا بھشو [illegible] بت اس کا اندر پت اس کا مول من
اس کا لاکھن اس کا سار [illegible] دیورتھ۔ اس کا جبن پت۔ اس کا
[illegible] بت رودے اس کا [illegible] ہوا جس نے سمت ۳ بکرمی کو کارتک
[illegible] بہر دیسی بروز [illegible] سار گڑھ کی بنیاد رکھی۔ زمین دوز شہر نما
بال سے زمین دوز سرنگ [illegible] تی تھی۔ وہ ابھی تک شہر ہے۔ عجائب گھر
طرح دکھایا جاتا تھا کہ [illegible] مسافت طول میں چھ میل تھی۔ اور عرض
معلوم نہیں اور نہ ہی ادھر ادھر جانے کی اجازت تھی۔ صرف صدر بازار

دیکھنے کی اجازت تھی - اوپر سے بڑے بڑے روشندان رکھے ہوئے تھے۔

راجہ ہنس پت سمت ۴۶ بکرمی کو راہی عدم ہوا - اس کا فرزند دیوا[۱۱۷] گری نشین ہوا - اس کا کمان راج - اس کا ارجن سیلن ہوا - اس کا جبنگ سین ہوا - اس کا گہپت ہوا - جس نے سمت ۲۷۱ بکرمی میں گھبنی پور کی بنیاد رکھی - جو بعد غزنی کے نام پر موسوم ہوا - جس پر خراسان کے یہودیوں نے فوج کشی کی - آخر راجہ نے سالباہن جوگیوں کے گروہ میں بہانے دھن جوالا ٹھی کے نکال دیا - سالباہن بمعہ ساتھیوں کے پنجاب چلا آیا - بعد ماتم ادا کرنے کے چالیس روز کے بعد سالباہن پور کی بنیاد رکھی - اور اس پر سمت ۲۱۵ بکرمی میں قدم رکھا - آخر راجہ سالباہن نے طاقت پکڑ کر یہودیوں سے گھبنی پور حاصل کر کے اس جگہ اپنے اکبر فرزند بلونت[۱۳۵] کو تعینات کیا اور رسالو کو لاہور دیا۔

سالباہن کے مرجانے پر یہودیوں نے بلونت پر فتح پائی - اور اس کے فرزند بھوپتی نے ان کا مذہب قبول کر لیا - اس کی اولاد چگتہ کہلائی - وہ سب عیسائی تھے - بعد دوبارہ اہل اسلام ہوئے۔

آخر راجہ رسالو پر بھی دوندی شاہ نے فوج کشی کی - راجہ رسالو صرف طوطا کا پنجرہ لے کر اسپ پر سوار ہو کر دریائے گارا سے گزر کر بر لب ستلج آٹھہرا - آخر بھاٹی راؤ فرزند بلونت راؤ نے دوندی شاہ پر فتح پائی اور لاہور کے تخت پر خود قدم رکھا - جو آج تک بھاٹی دروازہ کہلاتا ہے - بھاٹی راؤ نے سمت ۳۳۶ بکرمی مطابق ۲۷۹ء میں تاجپوشی کی رسم ادا کی - راجہ بھاٹی راؤ کے ساٹھ ہزار سوار اور وافر پیادہ فوج تھی - راجہ بھاٹی راؤ نے کنک پور کے راجہ بیر بھان پر فوج کشی کی - آخر فتح کرتا ہوا ریگستان میں پہنچا اور لاہور پر مخالف فریق پر قبضہ ہو گیا - بھاٹی راؤ نے بھرت گڑھ کے پرانے قلعہ پر اپنے نام پر بھٹنیر کا قلعہ بنوایا اور سمت ۳۴۲ بکرمی مطابق ۲۸۵ء میں تاجپوشی کی - مارواڑ میں بھاٹی اور پنجاب کے بھٹی کہلواتے ہیں۔

بھاٹی راؤ کے بعد اس کا فرزند بھوپتی[137] تاجدار ہوا۔ سمت ۳۵۲ بکرم۔ اس
کے بعد راجہ بھیم[138] راؤ سمت ۳۹۵ بکرم میں تاجدار ہوا۔ اور اس کے بعد راجہ ستو راؤ[139]
سمت ۴۱۶ بکرم میں اور اس کا راجہ کھیم کرن[140] سمت ۴۵۴ بکرم اور اس کا فرزند راجہ
نربھتی[141] سمت ۴۹۲ بکرم میں ہوا۔ اس کا راجہ گجپت[142] رائے سمت ۵۲۱ بکرم میں ہوا
اس پہ پارتھین نے حملہ کر دیا۔ نوشیرزاد عیسائی بادشاہ ایشیا نے جرار لشکر سے
فوج کشی کی۔ مدت تک گجپت کے بعد اس کا فرزند لوبھن[143] رائے برابر لڑتا رہا
مگر ملک جو بھٹی راجگان کے ہاتھوں تنگ ہوتی پڑھار۔ گھوڑے باہ۔ برباہ سب
نوشیرزاد کے ساتھ مل گئے۔ اور لوبھن رائے بھی قتل ہوا۔ دین کلسی[144] اس کا فرزند
امرکوٹ سوڈھا پنوار ننھیال کے ہاں جا چھپا۔ سوڈھا پنوار راجہ نے از راہ ترحم
زیرین ستلج علاقہ مرحمت کیا۔ اس کا بھوج[145] سی۔ اس کے دو فرزند منگل راؤ[146]
مسور راؤ ہوئے۔ منگل راؤ کے فرزند تمام کے تمام دہین ہنگامہ میں رہے
اور کمین کہلائے۔ کوئی حجام۔ کوئی چھینبہ۔ کوئی لوہار۔ کوئی ترکھان بن گیا۔
منگل راؤ کے فرزند منڈم[147] کو جاگیر ملی۔ جس کوٹ کا نام مروٹ رکھا گیا جو بھیڑا
کے جانب جنوب مروٹ ندی ہاکڑا سوختہ پر آباد ہے۔ سمت ۶۵۶ بکرم
مطابق ۵۶۹ سنہ قائم کیا۔

منڈم راؤ کے فرزند سشور شین[148] اس کا فرزند رگھو راؤ[149] اس کا سول راؤ[150]
اس کا اودے راؤ[151] اس کا منجھم راؤ[152]۔ اس کے تین فرزند ہوئے۔ کیہر راؤ ور
مولراج۔ گوگل۔ مولراج کے تین فرزند راجپال۔ چھپن راؤ۔ لؤ ہوا۔ یاسب بھٹی
ریتو۔ گیگو۔ لودیرا بھٹی کہلائے۔

کیہر راؤ[153] تاجدار کے پانچ فرزندوں سے پانچ خاندان موسوم ہوئے۔
تنو رائے تاجدار۔ ارنی رائے کی اولاد بلوچ۔ چینڑ نے جنیوٹ کا قلعہ تعمیر کیا
جس کی اولاد چینڑ بھٹی کہلائی۔
کنیرا کی اولاد کنیرے بھٹی۔ تھیم کی اولاد تھیم بھٹی کہلائی۔ اس کے عہد

یں دلیپ نے حملہ کیا اور بہت [illegible]
سلیپ راج کو [illegible] لے کر [illegible] اسلام لائے۔ منگو اپنے فرزند
بچے راج باقی بھنور [illegible]
جس نے کیھکران آباد کیا۔ [illegible] الٰہ کا فرزند راکیچو
سلیپ راج کا فرزند بیسل راج [illegible] کی اولاد سے ہے۔
ہوا۔ اور اس کا [illegible] راجہ ہوا۔ [illegible] اور اس کا [illegible] راج
ہوا۔ رائے جوتھر کی سات رانی [illegible] حصار کا مالک رائے جوتھر
فرزند تاجدار بھٹی آنہ سرسہ [illegible] ہوگئے۔ رائے جوتھر کا
اچھل راج کے دو فرزند [illegible]
بھٹی آنہ کا راجہ ہوا۔ جس میں [illegible] سرسہ رانیاں
دھم ہوا۔ جس کی اولاد کوٹو کہلائی [illegible] اچپال کا فرزند رائے
راجہ اجے کرپال کے دو فرزند [illegible] حصار کا ہے۔
کی اولاد منج بھٹی کہلائی۔ جو کسی [illegible] اچپال۔ چھن پال۔ چھن پال
دھنپال کا فرزند [illegible] جالندھر پر حکمران تھے۔
اس راجہ کے ۲ فرزند ہوئے [illegible] فرزند بھونی پال ہوا۔
جالندھر [illegible] سیالکوٹ۔ گوجر [illegible] ہوا۔ اس کی اولاد حصار
چھن پال۔ بھرپال کے موجود [illegible] نیپال۔ بکرپال۔
بھونی پال کا تاجدار فرزند [illegible] راجہ ہوا۔ اس کا جبر راج
اس کا مانگھ راؤ ہوا۔ یہ زمانہ [illegible] والی بھٹانیر پر
[illegible] نے حملہ کر دیا۔ گوندل [illegible] کے فرزند امبر راؤ کو
بیٹیوں نے تلواروں کی چھاؤں [illegible] دھیر راؤ اپنی تھوڑی
سی سپاہ لے کر گوجرانوالہ کی [illegible] اس کی اولاد پھیل پھوٹ لی۔
امبر راؤ کے چار فرزند کا [illegible] پور [illegible]۔ کورپال کے

سانسرا کے۔ بھرو کے۔ قاسم کے۔ پورب کے بھٹی کہلائے۔

امیر تیمور نے ہندوستان پر فتوحات کر کے سید خضر شاہ کو دہلی کا تخت سونپ دیا۔ اور بھٹ نیر پر سے بھٹیوں کو بھگا کر سید کرم شاہ کو صوبہ دار ناظم مقرر کیا۔

راؤ بیرسی بھٹی نے ابھور سے اٹھ کر اپنی برادری کی جمعیت سے پر زور بھٹ نیر پر حملہ کیا اور قابض ہوا۔ ستائیس برس راج کر کے راہی عدم ہوا۔ اس کے بعد اس کا فرزند رائے بھرو تاجدار ہوا۔ ہنومان بھیروں دیوی کی بخشش سمجھ کر والدہ نے رائے بھیروں نام تجویز کیا۔ ابھی تک بھٹ نیر کے دامن میں بھیروں دیوی اور ہنومان کی مورتیاں قائم ہیں جن کو ہندو عورتیں ابھی تک پوجتی ہیں۔

راجہ بھرو بھٹی نے تنگ آکر محمد شاہ تغلق کے سامنے اپنے والد راؤ بیرسی کا سر پیش کر دیا۔ تاکہ بھٹ نیر۔ سرسہ۔ رانیاں کا راجہ رہا۔ اور اسلام قبول کیا۔ کافی برادری اسلام سے مالا مال ہوئی۔

رائے بھرو بھٹی فیروز شاہ تغلق کے عہد تک بدستور حکمران رہا۔ اس کی اولاد یکے بعد دیگرے نواب ضابطہ خاں تک حکمران رہے۔ راؤ دولچی کے عہد میں امیر تیمور آیا۔

باب در ذکر دھیر[۱۷۱] کے بھٹی[۱۷۰]

گوجرانوالہ ساندل بار میں مجگرا اور منجرا پنوار آباد تھے۔ ان کے بعد ۱۴۰۸ء میں دھیر کا فرزند نیاں اس علاقہ میں حملہ آور ہوا۔

نیاں[۱۷۲] کی دو بیویوں سے چار فرزند ہوئے۔ گھرناج[۱۷۳]۔ مجگراج اور ڈوزاج اور زوجہ دوم سے ایک ہی پاتھو ہوا۔

پاتھو پہلی بیوی سے تھا۔ مگر مجگراواں کی لڑکی کا زیادہ قدر ہوا۔ اس لئے وہ بڑی رانی کہلائی۔

پاتھو[۱۷۱] کے فرزند بھگ سین[۱۷۴] ہوا۔ جو بھگ سینہ بھٹی کہلائے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے دیہات بھگ سینہ - دوہرٹہ بھگ سینہ کا - کوٹ سردہ سکھیکے یہ بھٹی بہت نامور گزرے ہیں۔ اب بھی ان کی اولاد کافی جاگیر کی مالک ہے۔

شیر علی بھٹی کوٹ مرالی میں بڑا نامور گزرا ہے۔ کوٹ مرالی بھٹی ابھی تک قائم ہے۔

گھرناج بھٹی[۱۷۵] کے دو فرزند اُدو[۱۷۴] اور مدو[۱۷۵] ہوئے۔ اُدو کے بارہ فرزند ہوئے۔ پانڈو[۱]۔ لکھ راو[۱۷۵]۔ کامدیو - ویرمو - کرلو[۵]۔ جگو[۶]۔ تیجو۔ شاہو - جیتو[۹]۔ کھیتو[۱۰]۔ میگھا[۱۱]۔ میلسی[۱۲][۱۷۶]۔

پانڈو[۱۷۶] کی اولاد مانک رائے کیور تھلہ کے راجہ قدیم ہوئے۔

لکھ راو[۱۷۵] پنڈی بھٹیاں کا تاجدار ہوا۔ لکھ راؤ کے دو فرزند ہوئے۔ چوڑھ سین[۱۷۶] - چوچک - چوڑھ سین کا فرزند ڈھنگ[۱۷۷] ہوا - اور دھنگ

کا فرزند راؤ نتھو[۱] ہوا۔ راؤ نتھو نے جھنگ جنگل میں منڈیا مرتوم پر فوج کشی کی۔ اور قبضہ کر لیا۔ راؤ نتھو خاں کے چار فرزند ہوئے۔ بجلی خاں[۲] ۔ فتح خاں۔ کرم خاں فیروز خاں۔ راؤ بجلی خاں کا فرزند راؤ فرید[۳] خاں ہوا۔ جو بڑا دلیر اور خونخوار تھا۔ شاہی فوجوں سے مقابلے کیے۔ آخر اکبری افواج نے فرید خاں کو قتل کر کے اس کی کھال میں بھوسہ بھر کے دروازہ لاہور میں آویزاں کر دی۔ راؤ فرید خاں والی پنڈی بھٹیاں کے نو فرزند ہوئے۔ عبداللہ[۱] خاں۔ بہلول[۲] خاں۔ سالار[۳] خاں۔ عالم[۴] خاں۔ دولت[۵] خاں۔ محمود[۶] خاں۔ گھکا[۷] خاں۔ بڈھیخاں[۸]۔ بھینا[۹]۔

عبداللہ بھٹی بڑا نامی وگرامی گزرا ہے۔ اس نے اپنے باپ کے بدلے میں خراج دینا بند کر دیا۔ جو رسالہ آتا اس کو پسپا کر دیتا۔ آخر کافی فوج پنڈی بھٹیاں پر حملہ آور ہوئی۔ تو عبداللہ خاں جنگل میں روپوش ہوا۔ اس جنگل کا نام دُلّے کی بار مشہور ہوا۔ دُلّہ اسی بار میں چھپا رہتا تھا۔ آخر مرزا بیگ نے دُلّہ خاں کو گرفتار کر لیا۔ آگرہ کی جیل میں بھیج دیا۔ اسی میں فوت ہوا۔ دُلّہ کی اولاد اس کے فرزند نور محمد سے ہے۔ پنڈی بھٹیاں کے اردگرد فرید خاں کی اولاد آباد شاد ہے۔

[۱۷۷] اس کا فرزند تیجسی[۱۷۶] ہوا۔ اس کا فرزند ولو[۱۷۶] ہوا۔ اس کا فرزند میلسی[۱۷۵] بھی بڑا نامور گزرا ہے۔ اس کا فرزند سانسمل[۱۷۸] ہوا۔ سانسمل بھٹی اچھی شہرت والا ہوا ہے۔ جس کے نام سے سانسمل کے بھٹی کہلائے۔

سانسمل کی دو رانیاں تھیں۔ سیہڑ[۱۷۹]۔ ساہو ہوئے۔ سیہڑ کے دو فرزند ساہنی[۱۸۰] اور ماہنی ہوئے۔ ساہنی کا فرزند ڈوڈا[۱۸۱] چھ انگلیاں والا پیدا ہوا۔ ڈوڈا کا فرزند غالب[۱۸۴] کا فرزند میلک[۱۸۲] ہوا۔ اور میلک کا فرزند چاچو[۱۸۳] ہوا۔ اور اس کا فرزند غالب اور اس کا اللہ دتہ[۱۸۸] اور اس کا نیئن[۱۸۵] ہوا۔ اور اس کا ٹھکر[۱۸۵] اور اس کا سمائل[۱۸۶] اور اس کا جمال دین[۱۸۹] ہوا۔ اور اس کا محبت[۱۹۰] ہوا۔ اور محبت کے پانچ فرزند ہوئے۔ درویش[۱۹۱]۔ گودڑ[۱۹۱]۔ بہلا[۱۹۱]۔ نہالا[۱۹۱]۔ بگھیلا[۱۹۱]۔ ان کی اولاد اضلاع منٹگمری ساہیوال

تحصیلات پاکپتن - دیپالپور - اوکاڑہ - لائل پور - جھنگ - گوجرانوالہ - ملتان میں آباد ہیں - ان میں کافی پیشہ ور بھی ہیں -

گوڈر[۱۹۱] کا فرزند مولوی عبدالحکیم[۱۹۲] صاحب ہوئے - علم اللہ کا نور ہے - جس گھر میں جس کنبہ میں علم آجائے - وہ کنبہ اور وہ گھر منور ہو جاتا ہے - اس کا رہن اس کا سہن اس کا پہراوا - اس کا کھانا پینا بدل جاتا ہے - ان کی زندگی پاک - ان کا گھر پاک - ان کا لباس پاک ہو جاتا ہے - علم انسان کی کائنات کو بدل دیتا ہے - علم ترتیب اور ترکیب سکھاتا ہے - علم تفصیل تشریح - توفیق - تفہیم - تہذیب - تحقیق - تدقیق - تلقین کرتا ہے - اور باریک بینی سکھاتا ہے -

علم سے انسان انقلاب لاتا ہے - قوم کو نئی راہ پر لا کر بلندی پر پہنچنے کی سعی فرماتا ہے - علم بڑی دولت ہے - علم ہی حکمت اور علم ہی سیاست اور علم ہی لیاقت اور علم ہی لطافت اور علم ہی کتابت سکھاتا ہے -

گوڈر کے گھر جبکہ علم آگیا - تو مولانا حافظ عبدالحکیم[۱۹۲] صاحب نے ایک نیا باب حکمت اور ترقی کا کھول دیا - مولانا صاحب کے فرزند حافظ نورالحسن[۱۹۳] صاحب ہوئے

جن کے فرزند ارجمند حافظ محمد مراد[۱۹۴] صاحب اور حافظ شیخ محمد[۱۹۴] صاحب ہوئے - حافظ محمد مراد صاحب کے پانچ فرزند فرخ فال اور صاحب لوح اقبال ہوئے - مولوی فتح الدین[۱۹۵] - مولوی محمد رمضان[۱۹۵] - مولوی شمس الدین[۱۹۵] - مولوی امام الدین[۱۹۵] صاحب - مولوی محی الدین[۱۹۵] -

مولوی فتح الدین کے چار فرزند ہوئے - مولوی عبدالرحمن - مولوی عبدالرزاق مولوی عبدالحق - مولوی عبدالغفور - جن میں سے عبدالرزاق کے چھ فرزند مولوی نورحسن - مولوی نوراللہ - مولوی بارک اللہ - مولوی حبیب اللہ - مولوی محمدیٰسین مولوی نصیر احمد ہوئے - اور مولوی عبدالغفور کا مولوی فضل حق ظاہر آباد تھا -

جس کے پانچ فرزند خلیل احمد۔ بشیر احمد۔ محمد حنیف۔ محمد منشا۔ محمد منظور ہوئے۔
مولوی عبدالرحمٰن کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔
مولوی عبدالرحمٰن کا ایک فرزند تھا جس کا نام مولوی محمد شفیق تھا۔ اور مولوی
نور احمد کا ایک فرزند مولوی حبیب الرحمٰن تھا جس کی بھی کوئی اولاد نرینہ نہیں
ہے۔ مولوی عبدالحق کے دو فرزند مولوی رشید احمد مولوی رفیق احمد۔
مولانا مولوی شمس الدین[195] صاحب سند یافتہ دہلی تھے۔ حضرت مولانا موصوف
رحمۃ اللہ علیہ کے بھی چار ہی فرزند ارجمند ہوئے۔
مولوی حمد اللہ[196] صاحب۔ مولوی صدیق محمد[196]۔ جو تحصیل او کاڑہ جھبیا نہ
رہتے ہیں۔ جن کے تین فرزند بشیر احمد[197]۔ رشید احمد[197]۔ عبدالعزیز[197]۔ تیسرے
فرزند مولوی ولی محمد[196] صاحب جو رام پرشاد رہتے ہیں۔ جن کے چھ فرزند ہیں
محمد حسین[197]۔ احمد الدین[197]۔ نذیر احمد[197]۔ بشیر احمد[197]۔ محمد حنیف[197]۔ محمد شفیع[196]۔
چوتھے فرزند مولوی اسد اللہ[196] صاحب جن کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ مولوی
حمد اللہ[196] صاحب کے ایک ہی فرزند فرخ فال۔ صاحبِ نورِ جمال۔ فرحت فال
عالی اقبال۔ دوربین۔ صاحب ایس مولانائے محمد امین[197] شرافتِ تمیس دنیا
ودین پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آرام کی فال کی۔ نورِ جمال
عطا فرمایا۔ اقبال بلند کیا۔ شرافت ظاہر کی۔ دنیا اور دین کی فرحت عطا کی۔
اور دو فرزند عطا فرمائے۔ جن کے نام یہ تجویز ہوئے۔
مصطفےٰ احید[2]۔ مرتضےٰ[2] احمد۔
مولوی محمد رمضان[195] کے تین فرزند ہوئے ابراہیم۔ قطب دین۔ علی محمد
مولوی امام دین[95] کا ایک ہی فرزند علی محمد ہوا۔ جس کے چار فرزند ہوئے۔ ابراہیم
عمر دین۔ احمد دین اور شرف دین۔
مولوی محی الدین کے فرزند الہ بخش اور شیخ احمد ہوئے جن کی کوئی
اولاد نہیں ہے۔ حافظ مولوی شیخ محمد[194] کے فرزند مولوی احمد یار ہوئے جنکے

دو فرزند ارجمند ہوئے۔ مولانا مولوی عبداللہ صاحب۔ عبیداللہ صاحب۔
مولوی عبداللہ کے دو فرزند مولوی اشفاق رسول اور مولوی محمد حنیف ہوئے۔
محمد اشفاق رسول کے تین فرزند ہیں۔ عبدالحکیم۔ عبدالحلیم۔ محمد شریف۔
مولوی عبیداللہ کے دو فرزند ہوئے۔ مولوی نور محمد۔ مولوی نور احمد اور
مولوی نور محمد کے دو فرزند موجود ہیں۔ عبدالعزیز اور محمد شریف۔
نوٹ ۱۔ مولوی نور محمد اور مولوی نور احمد انقلاب ۱۹۴۷ء میں سکھوں
کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے۔ مولوی نور احمد کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

نعت شریف

اے کہ تو آئینۂ عکس جمال — از نور تو ساز د خدا رنگ کمال
جز تو روشن نیست ایں ارض و سما — سر تو راز سر ہائے ذوالجلال
کس ندیدم در جہاں تمثیل تو — وصف ہا تو برتر از وہم و خیال
من چہ گویم وصف تو اے نور حق — وصف تو گوید خدائے لایزال
رحمتِ عالم و روحِ مرسلاں — نیز محبوب خدائے ذوالجلال

آمدہ در کوئے تو عاجز ایں
کن نظر بہرِ خدائے بے مثال

اے داورِ محشر

ہزار بار کنم توبہ و ہزار بار شکستیم — من آنچہ ہستم اے کریمے کہ تو دانی
مرا جز رحمت تو چارہ نیست زیرا — کہ فراواں ہست رحمت تو جاودانی
فقلت لا تقنطوا من رحمۃ اللہ — ہنوز مرا عذر نیست از درگاہِ صمدانی

بہت خوب

جو کھولی آنکھ میں نے خوابِ غفلت سے تو کیا دیکھا
نرالا اک زمانہ تھا تماشہ اک نیا دیکھا

تھا متلاشی کوئی رب کا کوئی پرماتما ڈھونڈے
کوئی کعبہ کو جاتا تھا کوئی گنگا گیا دیکھا

کوئی مسجد میں تھا ساجد کوئی مندر کا پوجاری
کوئی سورج کی کرنوں پہ دل و جاں سے فدا دیکھا

کہیں قرآں کو حق مانے کہیں ویدوں کا شیدائی
کہیں تبت میں جا کر میں نے نقشہ ہی جدا دیکھا

کہیں اوروں کو خود جانے کہیں خود سے بھی بیگانہ
غرض ہر رنگ میں میں نے زمانہ کو بنا دیکھا

جو مجھ کو ہوش آئی اور میں سمجھا یقیں دل سے
وہ سب کچھ میں ہی کرتا تھا اور میں ہی اسکو تھا دیکھا

CamScanner

میم کا مظہر

محمدؐ سرِّ وحدت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں وہ بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

بحساب ابجد میم کے عدد چالیس ہیں۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا زمانہ مراد ہے اور یہی میم جو احد اور احمدؐ میں پردے کے طور پر رکھا ہوا ہے باعث ایجاد عالم کون ومکان اور موجب پیدائش زمین وآسمان ہے۔ چنانچہ اسی میم ملائکہ مرسل ملکوت مؤکل پیدا کئے گئے۔ اسی میم سے محبوب محب ماہر ومعشوق کا ظہور ہوا۔ اسی میم سے محدث۔ مولوی۔ ملا۔ مفتی۔ محقق مفسر مدبر مقرب ہوئے۔ اسی میم سے مرشد۔ مولا مالک مخدوم مطاع مشائخ مربی میاں مصاحب اسی میم سے منشی معتکف مرتاض مریدوں کا ظہور ہوا۔ اسی میم سے مکہ مدینہ مدرسہ مکتب مسجد مصلے مقبرہ مزار معابد مجاہد متقی۔ اسی میم سے مذہب ملت مذکر مؤنث مومن مسلمان معراج معجزات اسی میم سے مصلح۔ منبع مظہر۔ مہر۔ ماہتاب کا ظہور ہوا۔ اسی میم سے مشرق مغرب مفرد مرکب مشتری مریخ مقدم مؤخر اسی میم سے مکان مکین ملجاء ماوا منعم مالک ملک مملوک مملکت مخلوق اسی میم سے مدح مدیح محامد مدلح ممدوح موسم مہمان میزبان اسی میم سے مہمانسرا میمنہ میسرہ موت میزان محشر موالید ثلاثہ۔ قصہ مختصر اسی میم سے کل مخلوقات وکائنات اور کل موجودات موجود و پیدا کی گئی جو کچھ چشم بینا کو نظر آرہا ہے اور آئندہ نظر آئے گا۔ اور جو کچھ نظر سے مخفی ہے سب کے سب اسی میم کا مظہر ہے اور اسی میم کا ظہور ہے۔

نعت شریف

ہے دل میں اور ہے زباں میں محمدؐ
ہے تن میں بھی اور میری جاں میں محمدؐ

نظر آ رہا ہے یہ جلوہ اسی کا
زمیں میں بھی اور آسماں میں محمدؐ

ہو سوا کچھ بھی ظاہر نہیں ہے
جو دیکھو تو کون و مکاں میں محمدؐ

غریبوں کے حامی امیروں کے مولا
وہ رحمت ہیں ہر دو جہاں میں محمدؐ

ہے مداح جن کا خداوند عالم
خدا کی زباں میں قرآں میں محمدؐ

در مرشد کے شیشہ میں آنکھیں لگائے
نظر آئے ہر اک نشاں میں محمدؐ

ہوئے خاکِ پا اُن سے لاکھوں ولی ہیں
جنہوں کی ہے دل اور زباں میں محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یا علیؑ

اے کہ غالب کل غالب یا علیؑ
دیکھ مطلب کل مطالب یا علیؑ

اسم تو عالی علیؑ المرتضیٰ
وصف گوید مصحف اولیٰ ترا

من کرا ہم وصف گویم یا علیؑ
وصف تو بہتر بداند حق جلی

مدحت تو شاہانِ شاہ دنیا و دیں
گفتہ ایں دل گوش من قرآں مبیں

اخی تو محبوب داور لا شباہ
خانۂ تو خانۂ رب علیٰ

سیفِ تو سیف خدا تسلیم شد
علم تو از مصطفیٰؐ تعلیم شد

مملکت زیر و زبر تو یا علیؑ
زیں وجہ ہر دم بگویم یا علیؑ

یا علی المرتضیٰ و یا وصی المجتبیٰؐ
صدقۂ اولادؑ کن بر ما عطا

من ترا دامن بگیرم تا حشر
یا علیؑ از این و آں کن بے خطر

ایں سگِ درگاہِ تو عاجز ایں
کن منور از نظر قلب حزیں

ھوالعلیؑ

یا علیؑ تیرے سوا مشکل کشا کوئی نہیں
حاجت روا، نورِ خدا، ردّ القضا کوئی نہیں

ڈوبتا ہوں بحرِ غم میں اور ساحل دُور ہے
لے بچا تیرے سوا اب ناخدا کوئی نہیں

مستی مٹنے سے مری سب مشکلیں آسان ہوں
دستِ اللہ شیرِ خدا تیرے سوا کوئی نہیں

نکلنے سے مری اب جان لب پہ ہے یا علیؑ
یا شہاؑ تیرے سوا اہلِ سخا کوئی نہیں

آ گرا در پر ابھی لے تھام اے مشکل کشا
یا علیؑ تجھ سا سخی مجھ سا گدا کوئی نہیں

یا حسینؑ

کون ہے کہ تجھ سے ہے درجہ امامت میں حسینؑ
مرتبہ کس نے پالیا ہے استقامت میں حسینؑ

قدر میں نظروں سے تیری ہے تحیر دہر میں
ہے نہیں ثانی ترا کوئی شجاعت میں حسینؑ

نقدِ دل ہاتھوں پہ رکھ کر راہِ حق میں دیدیا
طاق تھے مشتاق تھے راہِ سخاوت میں حسینؑ

گھر لٹا دیے اور جان دیدی بے خطر
ذرہ بھر لغزش نہ پائی استقامت میں حسینؑ

ایسا حسینؑ ابنِ علیؑ تو ہے نبیؐ کا معجزہ
ورنہ کوئی اور بھی ہوتا کرامت میں حسینؑ

ہم نے دیکھا ہے ترا اور تو بھی یکتا دہر میں
اور شہادت بھی ملی تجھ کو مسافت میں حسینؑ

اس ایلیٹ پہ کر نظر بہرِ علی المرتضٰیؑ
ہو تصدق جان یہ تیری اطاعت میں حسینؑ

یا حسین علیہ السلام

اے سوارِ دوشِ احمد مجتبیٰ
قلب زہرا نور چشم مرتضیٰ

آمدن در خانۂ مشکل کشا
رفتنت در صحرائے کرب و بلا

لقب تو محبوب حق شاہ ساجدین
جرعہ یافت از پرستاراں دیں

نور ایماں از شما آمد پدید
کور باطن چشم آں تو را ندید

گر نہ ذاتت در جہاں ظاہر شدے
نعرۂ اللہ اکبر کے بگڑے

زندگی در ماتم تو اے شہا
سینہ بریاں چشم گریاں کن عطا

من مصلی نیستم نہ صائمم
جز عنایات شہا مائل ام

از سگان درگاہ تو عاجز ایں
کن زالطاف و کرم بر در نشیں

مدح شریف اردو

خدا کے فیض کی ضامن تیری سرکار جیلانی
زمانے میں نہیں ایسا کوئی دربار جیلانی

خدا کے لاڈلے اور ہو محمدؐ کے پیارے تم
بڑی اچھی بڑی اعلیٰ تیری سرکار جیلانی

تڑپتا ہوں پھڑکتا ہوں مگر دوری کی مجبوری
میں چل کر اپنی آنکھوں سے کروں دیدار جیلانی

مسیحا تجھ سے مدد مانگیں اور ہو میرے مسیحا تم
میں اندھا ہوں اپاہج ہوں اتنے بیمار جیلانی

میں گٹھڑی عیب و عصیاں کی اٹھا کے سر پہ آیا ہوں
خدا کے واسطے سائل کو نہ دھتکار جیلانی

تجھے رب نے دیا رتبہ تیرے در کا یہ منصب ہے
کہ بر شاہاں شرف دارد سگ دربار جیلانی

زمانے کے مصائب نے ہے گھیرا آن کر مجھ کو
کرو ڈوبی ہوئی کشتی خدارا پار جیلانی

ترے ہوتے ہوئے کس کو سناؤں حال میں دل کا
سوا تیرے نہیں میرا کوئی غمخوار جیلانی

مریدی لاتخف داتش فانی آپ فرمایا
کیوں سنتے نہیں اب میری آہ و زار جیلانی

میں ہوں تو چور تیرا اور بھی ساری خدائی کا
ولی ہونے کو آیا ہوں تیرے دربار جیلانی

نصیحت برائے طالباں

گر ندانی راز عرفاں اے عزیز
گیر دامن کاملاں را باتمیز

کاملاں را ہست طاقت از خدا
نفس شیطاں را بہ لا گردان فنا

گفتۂ او را شنو با گوشِ دل
نہ بداں او را مثل خود آب و گل

کن عمل بر آنچہ گفت پیر تو
زہر را تو نوش مثلِ شیر تو

گردنِ خود را مگرداں از امر
تا تو یابی راز عرفاں بے خطر

توبہ کن از پیر ناقص دور باش
پیر کامل را نظر منظور باش

ہر چہ خواہی خواہ ز درگاہِ ولی
حافظ ایں ہست خود ربّ جلی

اشارہ برائے عارفاں

راست گفتہ عارفانِ باصفاء
نیست جز آں ذات در ارض وسماء

ہر چہ بینی بیں بچشم دل ببیں
مثل شیطاں آدم آب و گل مبیں

ایں نوشتہ از قلم ذاتِ الٰہ
در ظہور آمد محمد مصطفٰے

کنت کنزاً مخفیاً گفتہ خدا
بعدہٗ گفتہ کہ لولاک لما

دیدۂ تو دید ایں چہ چیز ہست
ہر کہ بیند میشود بر دید مست

ما و تو را دور کن اے باعقل
تا تو بینی سرِّ حق اندر بغل

تیغ لا بر نفس سرکش تو بزن
وحدہٗ حق وحدہٗ نعرہ بزن

شیخ کامل را بداں انوار حق
گفتہ او را بداں گفتار حق

نقش پائے شیخ را کعبہ بداں
سر بنہ بر نقش کامل بیگماں

نقش کامل شیخ را مدبر دل بنہ
جان و دل در نذر مرشد را بدہ

نظر مرشد مے کند تو را ولی
ظلِ مرشد را بداں ظلِ علیؓ

پریم نگر

کس کی پڑھیں نماز ہم کس کا پاٹھ کریں
کس دروازے بیٹھ کر لیو جا ہاتھ دھریں

او بھگت پریمیو تم کو ولی بتائے
گھٹا گھٹ مان ہے پریتم باس ہے ذرا دیکھے سر جھکائے

جوگی سادھو رانگ سے بنت سے نہیں فقیر
ہنم سید کا دھار کر ہو نہیں سکدا پیر

علم سے پریتم نہ ملے اوہ ملت ہے من کے مارے
ولی اوہ جھوٹھا ہو سیا جو گر مرشد نہ دھارے

من کا مندر صاف کر سب کچھ اس مل سے ہے
جیتے کو اپنی ہار دے ہار تیرے گل پئے

جے جیتوں تب ہار ہیں ہارن موں ہیرے
ولی جے من در لو بجھیوں ہر جا تیری جے

مرشد اک ٹو لیئے جو ہر سے دے چھڑا
ہر ہر سے ہر نہ ملے ہر ہر سے ہر پا

بھی ایسا چاہیے جو جھگڑے دے مٹا
ولی گورو بن ہر نہیں ہر بن گورو نہ کا

امرت شک لیو ست و [illegible] ڈیلا کر جائے
امرت ایسا چاہیے جو پریتم ساتھ ملائے

کو بھیکھ پریم کی ہو یو سادھ ملنگ
جو جو پریمی بھگت ہے سو سو ولی نسنگ

کافی نمبر ۷

ے ساقی پلا ایسی کہ ہستی کو بھلا بیٹھوں
میں ہو جاؤں فنا فی اللہ بقا باللہ میں جا بیٹھوں

ر تو سرخ دیئے اور مجھ کو لعل سا کر دے
میں مسجد مندر و گرجا وغیرہ کو بھلا بیٹھوں

ے اک نور کا شعلہ فقط ہو نظر میں میری
میں کہہ دوں قل ہو اللہ بھی انا اللہ بھی سنا بیٹھوں

بھی نہیں گھٹتا اگر بھر کے پلا دے تو
میں زر اپنا میں گھر اپنا تیرے در پر لٹا بیٹھوں

ے اس میکدہ سے پینے والے پی گئے لاکھوں
ارے مجھ کو تو دے اتنی کہ اوروں کو پلا بیٹھوں

ولی اہل ال سب ساجد تیرے اس میکدہ پر ہیں
ہو مجھ پر بھی کرم اتنا کہ میں بھی سر جھکا بیٹھوں

کافی نمبر ۱۱

اکھیو صبر کر دتے رو ڈُگھٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

میں جو رو کیا نہ رکیاں تسیں اے ظالمو
ایسے دیکھنوں نہ رکیاں تسیں اے ظالمو

رو ویکھ سکے ہی کھٹی کوئی کھٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

لاون لگیاں تاں جائیں جائیں لا بیٹھیاں
عزت اپنی نوں آپے ہی لٹا بیٹھیاں

ہن تاں ویلا جا گزار وچپ وٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

تسیں مجنوں دی گل کیوں بھلا بیٹھیاں
اکھیں اکھیاں دے کول کیوں جا بیٹھیاں

ہن تاں ایویں ای لنگھا نا پوسی جھٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

تسیں ظالم اکھیاں جے ٹریاں
تسیں شاہ منصور دے سر چڑھیاں

دتا شاہ سرمد نوں بھی پھٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

تساں لٹ لیا خلقت ساری نوں
نہیں چھڈیا ہیر بیچاری نوں

کیہڑی نال حسین دے کیتی گھٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

آپے اکھیاں تیر چلاوے نے
اکھیں پیر فقیر نچاوے نے

لیا سارا زمانہ لٹ لٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

اپنا آپ نہ ڈٹھا تساں اکھیو نی
ساری دنیا نوں مٹھا اللہ رکھیو نی

کرو صبر تے جا ہو چپ وٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

تساں ناز اشارے کر کر کے
کئی پور لنگھائے بھر بھر کے

لیا ولی غریب نوں بھی پٹ اڑیو
ہویا کی جے کلیجے ہویا پھٹ اڑیو

اسرارِ قدرت

سبحان اللہ کیا عجب سنسار ہے جس کے ہر زرّہ میں وحدہٗ لا شریک لہٗ کا چمکتا ہوا
ہے جس میں کہیں یار ہے کہیں اغیار ہے۔ کہیں وصل کا گرم بازار ہے۔ کہیں
ر میں بیقرار ہے۔ کہیں مست ہے کہیں ہوشیار ہے۔ کہیں حکیم تو کہیں بیمار ہے
ن میں مست اور کہیں حسن پہ جان نثار ہے۔ کہیں ھو معکم کا راز ہے کہیں الصمد
بے نیاز ہے۔ کہیں دیکھتا ہے کہیں دکھاتا ہے۔ کہیں روتا ہے اور کہیں رلاتا ہے
رف عرفان کے بحر میں غرق۔ کہیں دین و دنیا اور آخرت کی ترک۔ کہیں برق
کے نرالے سامان اور کہیں شمع پروانہ جل مرنے کا امکان۔ کہیں طلب جام سے نور
جھگڑائے ایمان۔ ایک طرف منصور کی انا الحق ہے تو دوسری طرف شریعت کی سولی
ن ہے۔

الغرض اے دیکھنے والے اس سنسار کو جسے تو فانی تصور کرتا ہے۔ اسکے
کو تو با انوار تجلیخ پر اسرار دیکھ اور اس دارِ فناہ سے حیاتِ جاوید حاصل کر۔ اد
وام کیطرح یہ کیوں اور کسطرح" پر نہ ڈٹا رہ۔ بلکہ صوفیان باصفا کی مجلس میں
جان حاضر ہو۔ ان کی مجلس بابرکت کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت جان۔ کیونکہ یہاں
ت رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ لطائف سبعہ کی سیر اور مقام توحید حاصل کرتے ہیں مرشد
کی محبت میں ایسا فناہ کر کہ ہم رنگ یار ہوجائے۔ اس پر بھی یہ نہ جان کہ اب
ختم ہے۔ قطرہ سمندر کا ہر وقت محتاج ہے تو زبان کو دل سے ملا کر دربار یار
میں یوں ملتجی رہ کہ ابھی کبھی پہلے ہی دن سائل ہو کر دربار میں حاضر ہوا ہے۔ تاکہ میخانہ جوش
رتم کو ہمیشہ کیلئے معمور و مسرور رکھے اور تو کہتا رہے کہ۔

ھوالہو ھوالحق ھو ھو اللہ ‏ ‏ ھوالہو ھوالحق ھو ھو اللہ
ھوالاول ھوالاخر ھو اللہ ‏ ‏ ھوالباطن ھوالظاہر ھو اللہ

آہ دل

سینکڑوں دیکھ چکے دل کے لگانے والے
تول دیتے تھے بہت کم تھے سنبھلنے والے

پہنچ کر منزل مقصود پہ سب بھول گئے
جن کے ہمراہ سے تھے کانٹے ہٹانے والے

ہمراہی چھوڑ گئے سوتا اکیلا مجھ کو
ایک ٹھوکر بھی نہ دیتے گئے جانے والے

اس طرح دل سے نکالا کہ یاد نہ آیا کبھی
ایسے کم ظرف صفتی تھے یار زمانے والے

مجھ کو قسمت کا گلہ ہے نہ جہاں کا شکوہ
سننے والوں میں ہیں کم دکھ کے ہٹانیوالے

ذرا ہاتھ اٹھا دینا دو آنسو بھی بہا دینا
اب اتنی تمنا ہے لئے قبر پہ آنے والے

گنہگار بھی ہوں بدبخت و سیاہ رو لیکن
مرے مولا تجو ہیں میرے عصیاں کو چھپانیوالے

محمد امین